https://ataunnabi.blogspot.com/

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

حجۃ الجبار

بجواب

فرقہ محدثہ قادیانیہ

حضرت مولانا سید عبدالجبار قادری رح

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا!

قادیانی گروہ کی ایک کتاب (جس کا نام بمضمون "برعکس نہند نام زنگی کافور"، "انوار اللہ" رکھا گیا ہے اور وہ حال ہی میں بمطبع عزیز دکن واقع حیدرآباد دکن طبع ہو کر شائع ہوئی ہے) دیکھی گئی۔ افسوس کہ اس کے بے باک مؤلف نے عالی جناب مولانا المولوی الحاج الحافظ محمد انوار اللہ خان صاحب بہادر عم فیضہ استاد حضرت بندگان عالی متعالی کی نسبت بہت کچھ گستاخانہ کلمات لکھے ہیں۔ مگر ظاہر ہے کہ آفتاب پر خاک اڑانا گویا خود ہی کو خاک میں ملانا ہے۔ اسی کتاب کے ضمیمہ میں مؤلف نے حضرت مولانا المولوی الحافظ الحاج الواعظ القاری سید شاہ محمد عمر صاحب قادری کو مخاطب کر کے یہ بھی لکھا ہے کہ (جس طرح اربعین میں آپ کو حضرت اقدس نے مباہلہ کے لئے بلایا ہے۔ کیا آپ نے اس کو منظور کرلیا ہے۔ بائیں شائیں ادھر ادھر کی گپوں میں اس بلا کو اپنے سر سے ٹالا ہوگا۔ آپ نے خط رجسٹری میں کیا لکھا تھا۔ ذرہ چھپوایئے اور سنایئے ہم بھی تو سنیں) اس عبارت کے دیکھنے سے بہت سخت تعجب ہوا۔ کیونکہ چند ہی سال ہوئے کہ قادیانیوں کی درخواست مطبوعہ ۲۷ رجون ۱۹۰۰ء جو منجانب مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے، ایل۔ ایل۔ بی سکرٹری مجلس قادیان اور نیز ان کے شرکاء ڈیڑھ سو اشخاص کے نام سے شائع ہوئی تھی اور اس میں انہوں نے جمیع علماء ومشائخین، ہندو دکن کو مخاطب کر کے ایک خاص امر (ازالہ مرض) کو تائید آسمانی قرار دے کر اس کے مقابلہ کے لئے بلایا تھا۔ اس کا کافی جواب منجانب اہل سنت حیدرآباد دکن صانھا اللہ عن الشرو الفتن بتاریخ مورخہ ۱۳ راگست ۱۹۰۰ء مطابق ۱۶ ربیع الثانی ۱۳۱۸ھ دیا گیا اور بذریعہ رجسٹری انگریزی نمبر (۷۵۵) جس کی رسید ہمارے یہاں موجود ہے۔ سیکرٹری مذکور کی خدمت میں بھیجا گیا تھا اور اس میں خود ان کے پیشرو مرزا غلام احمد قادیانی کو مباہلہ مسنونہ کی دعوت دی گئی تھی اور اس کے آخر میں صاف طور پر یہ بھی لکھا گیا تھا کہ (اس کے جواب کا انتظار[1] سلخ جمادی الثانی ۱۳۱۸ھ تک کیا جائے گا۔ درصورت سکوت آپ کا اور آپ کے پیشرو کا مقابلہ سے عاجز اور اپنے دعوے میں کاذب ہونا مسلم ہوگا) باوجود اس کے اس وقت تک جو پانچ

---

[1] جیسا کہ انہوں نے بھی اپنی درخواست مذکور الصدر کے ص ۷ میں جواب کے لئے ایک میعاد یعنی لغایت ۱۵ راگست ۱۹۰۰ء لکھی تھی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سال کا زمانہ ہوتا ہے۔ مرزا قادیانی یا ان کے سیکرٹری مذکور الصدر کی جانب سے جھوٹے منہ بھی کچھ جواب نہ آنا، اور صدائے برنخواست کا پورا ظہور پانا، ایک ایسا امر ہے کہ اس نے ہم سب اہل سنت وجماعت کی جانب سے مرزا قادیانی اور ان کے اتباع پر پوری حجت قائم کردی ہے۔ باایں ہمہ گروہ قادیانی کی یہ ہرزہ سرائی جو رسالہ مذکور یا اس کے ضمیمہ میں کی گئی ہے۔ محض لغو اور نا قابل التفات ہے۔ مگر چونکہ ان لوگوں نے ہمارے خط رجسٹر مذکور الصدر کے طبع کرانے کی خود خواہش کی ہے۔ اس لئے وہ اس کے ساتھ شائع اور ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔

قادیانیوں کو چاہئے کہ عبرت کے ساتھ آنکھ نیچی کریں اور اپنا گریبان جھانکیں۔ ورنہ وہی بات ہے جو کلام النبوت کا مفہوم ہے اور وہ کسی شاعر کے کلام میں یوں منظوم ہے۔

اذا لم تخش عاقبة الليالي ولم تستحي فاصنع ماتشاء
فلا واللہ ما في العيش خير ولا الدنيا اذا ذهب الحياء

جب تو انجام کار سے نہ ڈرے اور نہ شرمائے سو جو چاہے کر۔ خدا کی قسم جب کہ حیاء نہ ہو تو پھر زندگی میں کوئی خوبی نہیں ہے۔

حضرات ناظرین! اس کو انصافانہ ملاحظہ فرمانے کے بعد ضرور نتیجہ پیدا کر سکتے ہیں کہ جس گروہ کا متبوع جواب ومباہلہ سے عاجز رہا ہو، اس کے اتباع اگر کچھ لکھیں یا شائع کریں تو کب اس قابل ہیں کہ ان کا پھر کچھ جواب لکھا جائے یا اس طرف توجہ کی جائے۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ قادیانیوں کی تحریرات پر ہرگز توجہ نہ کریں، اور اپنے دین وایمان کی حفاظت فرمائیں۔ جس کے لئے یہی چاہئے کہ طریقہ مسنونہ کی پیروی سلف صالحین کی اقتداء سے اختیار کریں اور علماء اہل سنت کی صحبت اور انہی کے مؤلفہ ومصنفہ کتب سے فائدہ لیں۔ ان کے سوا دوسرے فرق محدثہ ضالہ کی صحبت سے پرہیز رکھیں۔ قیامت کے پہلے ایسے اشخاص کا ظہور جو دین اسلام میں فساد برپا کرنے والے اور نئی نئی باتیں کہنے والے ہوں گے۔ احادیث نبویہ ﷺ سے بخوبی ثابت

---

[1] جیسا کہ روایت کی امام بخاری نے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ فرمایا حضور ﷺ نے "ان مما ادرك الناس من كلام النبوة الاولى اذالم يستحي فاصنع ما شئت (بخاری) "یعنی جو بات کہ لوگوں نے قدیم نبوت کے کلام سے حاصل کی ہے،۔ وہ یہ ہے کہ جب تو شرم نہ رکھے سو جو چاہے کر۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے اور وہ وہی لوگ ہیں جو نصوص قرآنیہ وحدیثیہ کی ایسی تاویلات کرتے ہیں جو مخالف اقوال علماء کرام اور ائمہ عظام ہیں۔" اللھم اھدنا سواء الطریق واجعل لنا التوفیق خیر رفیق امین بحرمۃ النبی الامین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وصحبہ اجمعین"

خاکسار: سید عبدالجبار قادری کان اللہ لہ!

حامداً ومصلیاً ومسلماً

الجواب

خدمت مولوی محمد علی صاحب ایم اے، ایل ایل بی سیکرٹری مجلس وجملہ شرکاء مجلس معتقد بن مسیح قادیانی

فردا کہ پیش گاہ حقیقت شود پدید
شرمندہ رہ رویکہ عمل بر مجاز کرد

ہم نے آپ لوگوں کی درخواست مورخہ ۲۷ رجون ۱۹۰۰ء دیکھی جو بوجوہ ذیل بالکل مخدوش اور غیر قابل الالتفات ہے۔

۱...... درخواست مذکور کے ص ۳ میں حق جوئی کے ذریعے تین مرتبوں یعنی (خدا کی کتابیں، خداداد عقل، تائید آسمانی) میں جو منحصر کیے گئے ہیں۔ یہ انحصار غیر مسلم ہے۔ کیا وجہ ہے کہ احادیث نبویہ ﷺ اور اجماع امت جو منجملہ ارکان علوم دین ہیں۔ حق جوئی کے اصول سے علیحدہ سمجھ جائیں۔

۲...... یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ خداداد عقل کس کا نام ہے اور وہ حق جوئی کا ذریعہ کس طرح بن سکتی ہے۔ کیونکہ پہلے تو آپ نے اس کو احقاق حق کا ذریعہ ٹھہرایا اور پھر اپنے ثبوت دعوی کے لئے غیر ضروری سمجھا۔ دیکھو صفحہ[1] درخواست (۵،۳)

---

[1] صفحہ ۳ میں یہ ہے۔ (یہ امر کسی پر پوشیدہ نہیں ہے کہ سنت اللہ کے موافق حق جوئی کے تین ذریعے ہیں۔ خدا کی کتابیں اور خداداد عقل اور خدا کی آسمانی تائیدیں) اور ص ۵ میں بعد ذکر طریق اوّل کے یوں لکھا ہے۔ "پھر اس کے بعد دوسرا طریق احقاق حق اور ابطال باطل کا عقلی استدلال ہے۔ سو اس کے ذکر کی کچھ بھی ضرورت نہیں۔"

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۳...... ذرائع ثلثہ سے آپ نے اپنے دعوے کے ثبوت میں صرف ایک ہی طریقہ (تائید آسمانی) کو اختیار کیا ہے۔ جس کی وجہ ایسی بتائی گئی ہے کہ اوّل تو اس سے صریح مصادرۃ علے المطلوب لازم آتا ہے۔ بھلا جو لوگ کہ قادیانی صاحب کے مسیح ہونے کے ہی سرے سے منکر ہوں۔ ان کے روبرو آپ کا یہ کہنا کہ وہ مسیح حکم ہیں بالکل ہمون آش درکاسہ کا مضمون ہے۔ جس کو کوئی ادنیٰ سمجھ والا بھی تسلیم نہیں کرسکتا اور پھر حکم کے ایسے معنے کیئے گئے کہ قرآن وحدیث سے بالکل چھٹی مل گئی۔ کیونکہ آپ کے روبرو قرآن وحدیث کی جو دلیل پیش کی جائے اس کو لامحالہ آپ لوگ یا اپنے پیشرو کی بے اصل تاویل سے ماوّل ٹھہرائیں گے۔ یا حدیث موضوع قرار دیں گے۔ جیسا کہ درخواست کے ص ۴[1]، ۵ سے ہویدا ہے۔ پس ص ۶ میں آپ کا یہ قول کہ (نقلی طور پر آپ لوگ مغلوب ہوچکے ہیں) محض لغو ہے۔

---

[1] ص ۴ میں یہ عبارت ہے۔ ''غرض ہم نے اپنے نور ایمان سے خوب سمجھ لیا ہے کہ نصوص قرآنیہ وحدیثیہ کے رو سے جس قدر ہمارے امام کا دوسرے علماء سے اختلاف ہے۔ اس اختلاف میں اوّل تو تمام قرآن اور کافی حصہ احادیث کا ہمارے امام کے ساتھ ہے۔ پھر اگر بعض احادیث جو دراصل قرآن کے مضمون سے بھی مخالف ہیں۔ کوئی اور باتیں بیان کرتے ہوں تو ان کی ہمیں بالکل پروا نہیں کرنی چاہیے۔ کیونکہ اس حکم کا یہ حق ہے کہ اس علم کے ساتھ جو خدا سے اس نے پایا ہے ایسی حدیثوں کو رد کرے۔ اگرچہ وہ دس لاکھ یا اس سے بھی زیادہ ہوں۔''

اور صفحہ مذکور کے حاشیہ میں یہ نوٹ دی گئی ہے: ''ہمارے امام کو مہدی ہونے کا بھی دعویٰ ہے۔ جیسا کہ مسیح ہونے کا دعویٰ ہے۔ مگر ان کا یہ دعویٰ نہیں کہ میں فاطمی مہدی ہوں جو جہاد کرنے والا ہے۔ بلکہ وہ ان تمام حدیثوں کو مجروح اور موضوع سمجھتے ہیں۔ جو حکومت طلب لوگوں کے لئے عباسیوں کے عہد اور دوسرے زمانوں میں بنائی گئیں ہاں ان کو اس عظیم الشان مہدی ہونے کا دعویٰ ہے جو مسیح موعود بھی ہے۔ ذرہ بھی ہمارے مسلمات میں دخل نہ دے۔'' اور پھر یہ لکھا ہے کہ: ''سو نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ کے رو سے اب علماء مخالف کو ہاتھ ڈالنے کی جگہ نہیں۔'' اور پھر یہ لکھا: ''اب جس شخص کا حکم ہونے کا دعویٰ ہے اور خدا سے مؤید ہے اور مدلل جواب دینا ہے اس کے مقابل یہ رکیک عذر پیش کرنا کہ فلاں کو کیوں قبول نہیں کرتے۔ سخت درجہ کا حمق ہے۔''

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۴...... آپ لوگوں کا تائید آسمانی کو صرف ایک ہی مصداق (ازالہ مرض) کے ساتھ خاص کرنا جیسا کہ صفحہ ۶ میں مرقوم ہے کہ (چند بیمار مصیبت زدہ باتفاق فریقین منتخب ہوکر بطور قرعہ اندازی ان کو اس طرح پر تقسیم کرلیں، کہ نصف ان میں سے ہمارے امام الوقت کے حصے میں آویں، اور نصف ان میں سے آپ لوگوں کے حصے میں آویں، اور اسی جلسہ میں فریقین دعا کریں کہ یا الٰہی ان دونوں گروہوں میں سے جو سچا گروہ ہے اس کی دعا کی قبولیت ظاہر فرما اور اس کو غالب کر۔ اس کے بعد اگر کسی فریق کے حصہ کے مصیبت زدہ جلد یا دیر سے سب کے سب ان مصیبتوں سے رہائی پا جائیں یا اکثر رہائی پائیں تو وہی فریق صادق سمجھا جائے گا) اوّل تو یہ ایک بے دلیل بات ہے اور پھر علیٰ فرض التسلیم جو صورت کہ خاص کی گئی ہے۔ وہ بقول آپ ہی کے پیشرو کے تائید آسمانی نہیں بن سکتی۔ بلکہ ایک مسمریزم کا عمل ہے۔ جس کو خود آپ کے پیشرو مکروہ و قابل نفرت سمجھتے ہیں۔ گو اس فعل کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف منسوب بھی کیا ہے۔ لیکن اپنے کو روحانی طریق پسند ہونے سے ایسے اعمال کا رد لکھا ہے۔

چنانچہ (ازالہ اوہام حاشیہ ص ۳۰۵، ۳۰۶، خزائن ج ۳ ص ۳۵۶) میں مرقوم ہے۔ ''عمل الترب میں جس کو زمانہ حال میں مسمریزم کہتے ہیں۔ ایسے ایسے عجائبات ہیں کہ اس میں پوری پوری مشق کرنے والے اپنی روح کی گرمی دوسری چیزوں پر ڈال کر ان چیزوں کو زندہ کے موافق کر دکھاتے ہیں۔ انسان کی روح میں کچھ ایسی خاصیت ہے کہ وہ اپنی زندگی کی گرمی ایک جماد پر جو بالکل بے جان ہے ڈال سکتی ہے۔ تب جماد سے وہ بعض حرکات صادر ہوتے ہیں۔ جو زندوں سے صادر ہوا کرتے ہیں۔ راقم رسالہ ہذا نے اس علم کے بعض مشق کرنے والوں کو دیکھا جو انہوں نے ایک لکڑی کی تپائی پر ہاتھ رکھ کر ایسا اپنی حیوانی روح سے اسے گرم کیا کہ اس نے چارپائیوں کی طرح حرکت کرنا شروع کردیا اور کتنے آدمی گھوڑے کی طرح اس پر سوار ہوئے اور اس کی تیزی اور حرکت میں کچھ کمی نہ ہوئی۔ سو یقینی طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ اگر ایک شخص اس فن میں کامل مشق رکھنے والا مٹی کا ایک پرند بنا کر اس کو پرواز کرتا ہوا بھی دکھا دے تو کچھ بعید نہیں۔ کیونکہ کچھ اندازہ نہیں کیا گیا کہ اس فن کے کمال کی کہاں تک انتہاء ہے اور جب کہ ہم بچشم خود دیکھتے ہیں کہ اس فن کے ذریعے سے ایک جماد میں حرکت پیدا ہوجاتی ہے اور وہ جانوروں کی طرح چلنے لگتا ہے۔ تو پھر اگر اس میں پرواز بھی ہو تو بعید کیا ہے۔''

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور (ازالہ اوہام ص ۳۰۷، خزائن ج ۳ ص ۲۵۷ حاشیہ) میں ہے: ''اس جگہ یہ بھی جاننا چاہئے کہ سلب امراض کرنا یا اپنی روح کی گرمی جماد میں ڈال دینا درحقیقت یہ سب عمل الترب کی شاخیں ہیں۔ ہر ایک زمانے میں ایسے لوگ ہوتے رہے ہیں اور اب بھی ہیں جو اس روحانی عمل کے ذریعے سے سلب امراض کرتے رہے ہیں اور مفلوج، مبروص، مدقوق وغیرہ ان کی توجہ سے اچھے ہوتے رہے ہیں۔ جن لوگوں کی معلومات وسیع ہیں وہ میرے اس بیان پر شہادت دے سکتے ہیں کہ بعض فقراء نقشبندی وسہروردی وغیرہ نے بھی ان مشقوں کی طرف بہت توجہ کی تھی اور بعض ان میں یہاں تک مشاق گذرے ہیں کہ صدہا بیماروں کو اپنے یمین ویسار میں بٹھا کر صرف نظر سے اچھا کر دیتے تھے اور محی الدین بن عربی صاحبؒ کو بھی اس میں خاص درجہ کی مشق تھی۔ اولیاء اور اہل سلوک کی تواریخ اور سوانح پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کاملین ایسے عملوں سے پرہیز کرتے رہے ہیں۔ مگر بعض لوگ اپنی ولایت کا ایک ثبوت بنانے کی غرض سے یا کسی اور نیت سے ان مشغلوں میں مبتلا ہوگئے تھے اور اب یہ بات قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہو چکی ہے کہ حضرت مسیح بن مریم علیہا السلام باذن وحکم الٰہی الیسع نبی علیہ السلام کی طرح اس عمل الترب میں کمال رکھتے تھے۔ گو الیسع کے درجہ کاملہ سے کم رہے ہوئے تھے۔''

(ازالہ اوہام ص ۳۰۹، خزائن ج ۳ ص ۲۵۷) میں ہے: ''مگر یاد رکھنا چاہئے کہ یہ عمل ایسا قدر کے لائق نہیں جیسا کہ عوام الناس اس کو خیال کرتے ہیں۔ اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خداتعالیٰ کے فضل وتوفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان اعجوبہ نمائیوں میں حضرت ابن مریم علیہا السلام سے کم نہ رہتا۔[1]''

(ازالہ اوہام ص ۳۱۰، خزائن ج ۳ ص ۲۵۸) میں ہے: ''واضح ہو کہ اس عمل جسمانی کا ایک نہایت برا خاصہ یہ ہے کہ جو شخص اپنے تئیں اس مشغولی میں ڈالے اور جسمانی مرضوں کے رفع دفع کرنے کے لئے اپنے دلی ودماغی طاقتوں کو خرچ کرتا رہے وہ اپنے ان روحانی تاثیروں میں جو

---

[1] ناظرین ان اقوال سے بدیہۃً معلوم کر سکتے ہیں کہ کس قدر بیبا کانہ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے اولوالعزم پیغمبر کی شان میں گستاخانہ کلمات ہیں جو حد کفر تک پہنچاتے ہیں۔ نعوذ باللہ من ھذہ الشقاوۃ!

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

روح پر اثر ڈال کر روحانی بیماریوں کو دور کرتی ہیں۔ بہت ضعیف اور نکما ہو جاتا ہے اور امر تنویر باطن اور تزکیہ نفوس کا جو اصل مقصد ہے اس کے ہاتھ سے بہت کم انجام پذیر ہوتا ہے۔''

(ازالہ اوہام ص ۳۲۲، خزائن ج ۳ ص ۲۶۳) میں ہے: ''غرض یہ اعتقاد بالکل غلط اور فاسد اور مشرکانہ[1] خیال ہے کہ مسیح مٹی کے پرندے بنا کر اور ان میں پھونک مار کر انہیں سچ مچ کے جانور بنا دیتا تھا۔ نہیں بلکہ صرف عمل الترب تھا جو روح کی قوت سے ترقی پذیر ہو گیا تھا۔''

غرض یہ کہ ازالہ مرض جب کہ خود تمہارے پیشرو کے قول سے لائق اعتبار نہ رہا۔ بلکہ ایک مسمریزمی عمل قرار پایا۔ جس کے عامل صدہا اس زمانہ میں بھی موجود ہیں اور جس میں اس قدر اثر ہے کہ جمادات تک بھی متحرک ہوتے ہیں تو پھر کس طرح تائید آسمانی قرار پاسکتا، اور تمہارے ثبوت مدعیٰ کا مدار بن سکتا۔ سخت حیرت کا مقام ہے کہ جس چیز سے آپ کے پیشرو متنفر ہوں اسی کو آپ لوگ تائید آسمانی قرار دیویں۔ مزید براں اس مقابلہ تائید آسمانی میں آپ نے شرط اوّل یعنی ص ۶ کی یہ عبارت (رہائی پانے والا کا نام بذریعہ الہام پہلے سے ظاہر کیا جائے) جو لگائی ہے وہ بھی آپ کے پیشرو کے قول سے لائق اعتبار نہیں ہے۔

دیکھو (ازالہ اوہام ص ۲۱۱، ۲۱۲، خزائن ج ۳ ص ۲۰۴، ۲۰۵) جس کی یہ عبارت ہے۔ ''اس جگہ پیغمبر خدا ﷺ کے بیان سے بخوبی ثابت ہو گیا جو وحی کشف یا خواب کے ذریعہ سے کسی نبی کو ہووے۔ اس کی تعبیر کرنے میں غلطی بھی ہو سکتی ہے۔''

اور یہ عبارت: ''اس حدیث میں بھی آنحضرت ﷺ نے صاف طور پر فرما دیا کہ کشفی امور کی تعبیر میں انبیاء سے بھی غلطی ہو سکتی ہے۔''

اور (ازالہ اوہام ص ۶۳، خزائن ج ۳ ص ۱۳۳، ۱۳۴) میں ہے: ''اور حقیقت مقصودہ سے بے نصیب رہنے والے وہی لوگ ہوتے ہیں کہ جو یہ چاہتے ہیں کہ حرف حرف پیش گوئی کا ظاہری طور پر جیسا کہ سمجھا گیا ہو پورا ہو جائے۔ حالانکہ ایسا ہرگز نہیں ہوتا۔''

اور (ازالہ اوہام ص ۶۹، خزائن ج ۳ ص ۱۳۶) میں ہے: ''جس قدر دنیا میں ایسے نبی یا ایسے

---

[1] یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اس معجزہ کا انکار ہے جو بنص قرآنی ثابت اور علماء اسلام کا مسلم امر ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رسول آئے۔ جن کی نسبت پہلی کتابوں میں پیش گوئیاں موجود تھیں ان کے سخت منکر اور اشد دشمن وہی لوگ ہوئے ہیں کہ جو پیش گوئیوں کے الفاظ کو ان کی ظاہری صورت پر دیکھنا چاہتے تھے۔"

اور (ازالہ اوہام ص ۶۳، خزائن ج ۳ ص ۱۳۴ حاشیہ) میں لکھا ہے۔ جس کا ملخص یہ ہے: "اب یہ جاننا چاہئے کہ دمشق کا لفظ جو مسلم کی حدیث میں وارد ہے۔ یعنی صحیح مسلم میں یہ جو لکھا ہے کہ حضرت مسیح دمشق کے منارہ سفید مشرقی کے پاس اتریں گے۔"

(ازالہ اوہام ص ۶۵، خزائن ج ۳ ص ۱۳۵ حاشیہ) "پس واضح ہو کہ دمشق کے لفظ کی تعبیر میں میرے پر منجانب اللہ یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اس جگہ ایسے قصبہ کا نام دمشق رکھا گیا ہے۔ جس میں ایسے لوگ رہتے ہیں جو یزیدی الطبع اور یزید پلید کی عادات اور خیالات کے پیرو ہیں۔ جن کے دلوں میں اللہ و رسول کی کچھ محبت نہیں اور احکام الٰہی کی کچھ عظمت نہیں۔ جنہوں نے اپنی نفسانی خواہشوں کو اپنا معبود بنا رکھا ہے اور اپنے نفس امارہ کے حکموں کے ایسے مطیع ہیں کہ مقدسوں اور پاکوں کا خون بھی ان کی نظر میں سہل اور آسان امر ہے اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور خدا تعالیٰ کا موجود ہونا ان کی نگاہ میں ایک پیچیدہ مسئلہ ہے۔ جو انہیں سمجھ میں نہیں آتا۔" الی ان قال!

(ازالہ اوہام ص ۷۱، خزائن ج ۳ ص ۱۳۸) "اب پہلے ہم یہ بیان کرنا چاہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر یہ ظاہر فرمادیا ہے کہ یہ قصبہ قادیان ہے...... خدا تعالیٰ خوب جانتا ہے اور وہ اس بات کا شاہد حال ہے کہ اس نے قادیان کو دمشق سے مشابہت دی ہے۔"

(ازالہ اوہام ص ۷۳، خزائن ج ۳ ص ۱۳۸) "یہ بھی مدت سے الہام ہو چکا ہے کہ انا انزلناہ قریباً من القادیان وبالحق انزلناہ وبالحق نزل وکان وعداللہ مفعولا یعنی ہم نے اس کو قادیان کے قریب اتارا ہے اور سچائی کے ساتھ اتارا اور سچائی کے ساتھ اترا اور ایک دن وعدہ اللہ کا پورا ہونا تھا۔"

(ازالہ اوہام ص ۷۵، خزائن ج ۳ ص ۱۳۹) "گویا یہ فقرہ اللہ جل شانہ نے الہام کے طور پر اس عاجز کے دل پر القا کیا ہے کہ انا انزلنا قریباً من القادیان اس کی تفسیر یہ ہے کہ انا انزلناہ قریباً من دمشق بطرف شرقی عند المنارۃ البیضاء کیونکہ اس عاجز کی سکونتی جگہ قادیان کے مشرقی کنارہ پر ہے۔ منارہ کے پاس۔"

اور (ازالہ ص ۷۶، خزائن ج ۳ ص ۱۴۰ حاشیہ) میں ہے: "پھر اس کے بعد الہام کیا گیا کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ان علماء نے میرے گھر کو بدل ڈالا۔ میری عبادت گاہ میں ان کے چولہے ہیں۔ میری پرستش کی جگہ میں ان کے پیالے اور ٹھوٹھیاں رکھی ہوئی ہیں اور چوہوں کی طرح میرے نبی کی حدیثوں کو کتر رہے ہیں۔ ٹھوٹھیاں وہ چھوٹی پیالیاں ہیں۔ جن کو ہندوستان میں سکوریان کہتے ہیں۔ عبادت گاہ سے مراد اس الہام میں زمانہ حال کے اکثر مولویوں کے دل ہیں جو دنیا سے بھرے ہوئے ہیں۔"

الغرض جب کہ بقول تمہارے پیشرو کے خود انبیاء علیہم السلام کے پیش گوئیاں لائق تاویل ٹھہریں۔ چنانچہ دمشق قادیان قرار پایا وغیرہ وغیرہ اور ان پیش گوئیوں میں غلطی بھی ممکن ہوئی۔ بالخصوص خود تمہارے پیشرو کے الہامات تاویلات سے پر ہیں۔ جن میں سے مشتے نمونہ ہم نے تھوڑے سے الہامات اوپر نقل کئے تو پھر الہام یا اخبار بالغیب کا کیونکر اعتبار کیا جائے اور ایسی بے اعتبار چیز پر کس طرح اتنے بڑے دعوے کا ثبوت موقوف رکھا جائے اور بصورت تسلیم بروقت مقابلہ ہر شخص اپنے الہام سے رہائی پانے والے مریضوں کی تعیین نام بنام جو کرے گا تو بقول تمہارے پیشرو کے اس میں تاویل کو گنجائش رہے گی۔ پس ممکن ہے کہ بعد اچھے ہونے مریضوں کے اگر کچھ اس تعیین میں غلطی ظاہر ہو تو وہ شخص تاویل سے اس کی توفیق وتطبیق کر دے۔ جس میں بڑی وسعت ہے۔ مثلاً رہائی پانے والے مریض کا نام جو بذریعہ الہام عبدالحکیم بتلایا جائے اور بجائے اس کے عبدالحلیم اچھا ہو۔ یا یہ کہ غلام احمد بتلایا جائے اور وہ ہلاک ہو کر بجائے اس کے غلام محمد اچھا ہووے تو اس میں حسب قاعدہ آپ کے پیشرو کے تاویل کو بڑی گنجائش یعنی بلحاظ ترکیب اضافی وغیرہ تطبیق کا عمدہ موقع ہے۔ بخلاف دمشق وقادیان وغیرہ وغیرہ کے کہ بالکل مناسبت معدوم ہے۔ طرفہ یہ کہ (ازالہ اوہام ص۷، خزائن ج۳ ص۱۰۶) میں آپ کے پیشرو یہ کہتے ہیں۔ "اس سے زیادہ تر قابل افسوس یہ امر ہے کہ جس قدر حضرت مسیح علیہ السلام کی پیش گوئیاں غلط نکلیں۔ اس قدر صحیح نکل نہ سکیں۔" پس ضرور ہوا کہ مثیل مسیح کی پیش گوئیاں بھی اکثر غلط نکلیں کہ مماثلت اسی کے مقتضی ہے۔

۵...... درخواست کے ص۷ کے حاشیہ میں اس مقابلہ تائید آسمانی کے لئے آپ لوگوں کا یہ قید لگانا کہ: "سب ملک کر مقابلہ کریں۔ متفرق طور پر ہر ایک سے مقابلہ نہیں ہوگا۔"

اور ص۸ میں یہ شرط لگانا کہ: "اور آپ لوگوں کی طرف سے میاں نذیر حسین دہلویؒ اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی عبدالجبار صاحب غزنویؒ اور مولوی رشید احمد صاحب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گنگوہی اور دوسرے وہ تمام نامی علماء بھی حاضر ہوں جنہوں نے فتویٰ تکفیر پر مہریں لگائیں یا اب مکفر یا مکذب ہیں۔"

اس سے آپ کے پیشرو کے اس اشتہار کی تکذیب ہوئی جاتی ہے۔ جس کو انہوں نے (ازالہ اوہام حصہ اوّل ص ا، خزائن ج ۳ ص ۱۰۲) کے ساتھ چسپاں کیا ہے۔ جس عبارت یہ ہے: "اگر آپ لوگ مل جل کر یا ایک ایک آپ میں سے ان آسمانی نشانیوں میں میرا مقابلہ کرنا چاہیں جو اولیاء الرحمٰن کے لازم حال ہوا کرتے ہیں تو خدا تعالیٰ تمہیں شرمندہ کرے گا اور تمہارے پردوں کو پھاڑ دے گا۔" اب نہ معلوم کہ آپ کا کلام سچا ہے یا آپ کے پیشرو کا۔ کیا عجب ہے کہ جس طرح آپ کے پیشرو قرآن و حدیث کے نصوص کو تغیر و تبدل کر سکتے ہیں۔ اسی طرح آپ لوگ جو ان کے اتباع ہیں خود ان کے اقوال کو رد و بدل کر سکتے ہوں۔ پھر تو بحث کی ضرورت ہی کیا ہے کہ ہر چیز کے محو و اثبات پر اپنا ہی قبضہ ہے۔ معاذ اللہ منہا!

علاوہ یہ کہ یہ قیود صاف کہہ رہی ہیں کہ آپ لوگوں کو حقیقت ظاہر کرنا منظور نہیں ہے۔ کیونکہ آپ جیسے چند صاحبوں کے سوا جتنے ہیں وہ سب مکذب ہیں۔ پھر اتنے لوگوں کی ایک جائے فراہمی خصوص مختلف المذاہب فرقے مثلاً مقلد و غیر مقلد و غیرہم کا اتفاق محض دشوار ہے۔ داعی خیر و طالب حق کے لئے تو ان قیود کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ہر شخص کی تسکین کر دینا گو منفرد ا ہی آوے۔ اس کے ذمہ واجب و لازم ہے۔

الحاصل

آپ نے جس صورت کو تائید آسمانی قرار دیا تھا۔ وہ تو بشروطہا خود آپ کے پیشرو کے اقوال سے غیر معتبر نکلی و غلط ٹھہری۔ جس پر آپ کی درخواست بلکہ دعویٰ کی ترکی تمام ہوگئی۔ کیونکہ آپ نے ثبوت دعویٰ میں صرف تائید آسمانی ہی کو اپنا مدار بنایا تھا اور اس کے لئے ایک صورت خاص پیش کی تھی۔ "فجاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا" اب لیجئے! ہماری بھی سنئے اور اظہار حق کے لئے اگر تائید آسمانی اور یہ کہ خدا کس کے ساتھ ہے، اور اس کا مقدس ہاتھ کس کے سر پر ہے۔ دیکھنا منظور ہو تو طریق ماثور کو اختیار کیجئے۔ یعنی وہ امر آسمانی جس کے لئے ہمارے نبی پاک صاحب لولاک روحی فداہ ﷺ بمقابلہ منکرین دین حق مامور تھے۔ یعنی مباہلہ جو بحوائے آیہ کریمہ: "فمن حاجك فيه من بعد ما جاءك من العلم فقل تعالوا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ندع ابناء نا وابناء کم ونساء نا ونساء کم وانفسنا وانفسکم ثم نبتهل فنجعل لعنة الله علی الکاذبین " ﴿پھر جو کوئی جھگڑے تم سے اس بات میں بعد اس کے کہ پہنچ چکا تم کو علم تو کہو آؤ بلا دیں ہم اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جان اور تمہاری جان پھر دعا کریں اور اللہ کی لعنت ڈالیں جھوٹوں پر۔﴾

قرآن پاک سے مستفاد ہے۔ اسی کو تائید آسمانی قرار دینا اور اپنے نبی پاک کی اتباع کرنا چاہئے۔ تاکہ احقاق حق اور ابطال باطل بطریق کامل ہو جائے اور جو عقوبت آجلہ کہ فریق باطل کے لئے مقرر ہے۔ عاجلا اسی دار دنیا میں اس کو پہنچ جائے۔ ہم یقیناً خداوند کریم جل شانہ کو گواہ رکھ کے آپ کے پیشرو کو مخاطب کرتے اور یہ کہتے ہیں کہ ادھر ہمارے بعض حضرات مد فیوضہم اس مباہلہ کے لئے اس بلدۂ حیدر آباد میں آمادہ ہیں۔ پھر کیا دیر ہے۔ بسم اللہ مرد میدان بنئے اور مباہلہ کے لئے آیئے اور خدا پاک جلت عظمتہ سے رفع اختلاف چاہئے۔ مگر ضرور ہے کہ جب تک کسی فریق کو غلبہ نہ ہولے اور دوسرا ہلاک نہ ہووے۔ تب تک دونوں فریق کے سرگروہ اسی ایک جائے پر رہیں اور اپنی اپنی دعاؤں اور روحی اثروں سے ایک دوسرے پر اثر ڈالیں اور چاہئے کہ دعا کی قبولیت اور روحی اثر کے پورا ہونے کے لئے دونوں جانب کے پیشوا ترک غذا کریں۔ تاکہ فیصلہ کو دیر نہ ہو اور جھوٹے سچے کا بہت جلد ظہور ہو۔ آپ کے پیشرو کو تو مثیل خاتم النبیین ﷺ جن کی شان (انی ابیت عند ربی یطعمنی ویسقینی ضرور میں اپنے پروردگار کے پاس رات رہتا ہوں کہ وہ مجھ کو کھلاتا اور پلاتا ہے) تھی ہونے کا دعویٰ ہے۔ معاذ اللہ منها!

لیکن ہمارے حضرات کو تو غلامی کی نسبت ہے۔ پھر دیکھیں کہ غذا روحی و نوری سے کون اپنے جسم کی پرورش کرتا ہے اور کون پسپا ہو جاتا ہے۔ یہ ہے امر ربانی، یہ ہے تائید آسمانی کہ پھر چون و چرا کا موقع ہی باقی نہ رہے۔ "اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعه وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابه امین والسلام علی من اتبع الدین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا محمد واله وصحبه اجمعین "اس کے جواب کا انتظار سلخ جمادی الثانی ۱۳۱۸ھ تک کیا جائے گا۔ در صورت سکوت آپ کا اور آپ کے پیشرو کا مقابلہ سے عاجز اور اپنے دعوے میں کاذب ہونا مسلم ہوگا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الراقم

سید عبدالجبار قادری معتمد مجلس اہل سنت و جماعت حیدرآباد دکن ساکن محلہ قاضی پورہ قریب ڈیوڑہی عبداللہ بن علی جمعدار مرحوم بمکان جناب مولانا و مرشدنا مولوی حافظ حاجی واعظ قاری سید شاہ محمد عمر صاحب قادری مدفیضہ۔

شرکاء مجلس کے اسماء گرامی جن کی طرف سے میں معتمد ہوں مفصلاً بروقت طبع درج ہوں گے۔

مرقوم ۱۶ ربیع الثانی ۱۳۱۸ھ مطابق ۱۳ اگست ۱۹۰۰ء روز دوشنبہ

دستخط: سید عبدالجبار قادری

نمبر شمار	اسماء گرامی	سکونت	نمبر شمار	اسماء گرامی	سکونت
۱	مولوی حافظ سید شاہ محمد عمر قادری	قاضی پورہ	۲	مولوی سید محمد حنیف قادری	لال دروازہ
۳	مولوی شاہ الٰہی بخش نقشبندی	مسجد چوک	۴	مولوی سید شاہ صلاح الدین	دبیر پورہ
۵	مولوی حافظ سید شاہ غلام غوث	دبیر پورہ	۶	مولوی حافظ سید شاہ محمد	دبیر پورہ
۷	مولوی سید شاہ محمد عثمان قادری	قاضی پورہ	۸	مولوی سید شاہ یحیٰی قادری	قاضی پورہ
۹	مولوی سید شاہ محمد باقر قادری	قاضی پورہ	۱۰	مولوی حافظ سید شاہ اسد اللہ	بازار نور الامر
۱۱	مولوی سید غلام غوث نقشبندی	سکندرآباد	۱۲	مولوی سید شاہ امجد علی قادری	لال دروازہ
۱۳	مولوی حکیم رکن الدین قادری	علی آباد	۱۴	مولوی محمد رشید الدین قادری	لال دروازہ
۱۵	مولوی میر احمد علی قادری	موسیٰ باؤلی	۱۶	مولوی سید عبدالباقی قادری	بازار گھانسی
۱۷	مولوی ظاہر الدین قادری	جوہری گلی	۱۸	مولوی غلام محی الدین قادری	سلطان شاہی
۱۹	مولوی محمد عبدالعزیز	دارالشفاء	۲۰	مولوی ڈاکٹر محمد عبدالرحمٰن	دارالشفاء
۲۱	مولوی علی حسین قادری	دارالشفاء	۲۲	مولوی شیخ احمد قادری	مغل پورہ
۲۳	مولوی سید حسن وکیل	نظام آباد	۲۴	مولوی سید شاہ ندیم اللہ حسینی	دبیر پورہ
۲۵	مولوی سید شاہ بہاء الدین	دبیر پورہ	۲۶	مولوی سید شاہ علاؤ الدین	دبیر پورہ
۲۷	مولوی حافظ محمد امین قادری	چادرگھاٹ	۲۸	مولوی محمد صدر الدین	چھاؤنی مرتضیٰ
۲۹	مولوی عبدالحفیظ	لال دروازہ	۳۰	مولوی محمد عبدالصمد	مستعد پورہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۳۱	مولوی زین العابدین	سلطان شاہی	۳۲	مولوی غلام دستگیر	لال دروازہ
۳۳	مولوی محمد یٰسین		۳۴	مولوی عبدالقدیر خان	یاقوت پورہ
۳۵	مولوی حافظ احمد شریف	علی آباد	۳۶	مولوی سید محمد بن نعمت اللہ	بی بی بازار
۳۷	مولوی ہاشم عرب	علی آباد	۳۸	مولوی جعفر علی	کولی گوڑہ
۳۹	سید محی الدین قادری	شکرگنج	۴۰	حاجی عباس علی میر منشی	حویلی کہنہ
۴۱	حاجی حکیم خواجہ علی		۴۲	قاری محمد عبدالقادر خان	یاقوت پورہ
۴۳	حاجی محمد مدنی قادری	یاقوت پورہ	۴۴	حاجی غلام محبوب	یاقوت پورہ
۴۵	حاجی غلام حسین	یاقوت پورہ	۴۶	محمد غوث	یاقوت پورہ
۴۷	منشی عبدالقادر	مغل پورہ	۴۸	منشی عبدالرحمٰن	مغل پورہ
۴۹	سید محمد ابوالبقا	ملک پیٹھ	۵۰	حاجی بشیر چاؤس	قاضی پورہ
۵۱	میر عسکر علی	مستعد پورہ	۵۲	سید محبوب علی	مستعد پورہ
۵۳	عبداللہ	مستعد پورہ	۵۴	خواجہ محمود	مستعد پورہ
۵۵	حافظ محبوب خان	شکارے	۵۶	سید احمد علی	قاضی پورہ
۵۷	کریم الدین	پرانی حویلی	۵۸	منشی عباس علی	قادری چمن
۵۹	محمد علی	قادری چمن	۶۰	فقیر محمد	شاہ علی بنڈہ
۶۱	سید امام	شکرگنج	۶۲	حاجی شیخ فرید	سلطان شاہی
۶۳	احمد علی	سلطان شاہی	۶۴	عبدالوہاب	
۶۵	سید عبداللہ	کوشہ محل	۶۶	حبیب عیدروس	فرد محل
۶۷	سید غوث	سلطان شاہی	۶۸	فیروز علی	گھانسی بازار
۶۹	محمد غوث		۷۰	غلام نبی	چوڑی بازار
۷۱	حسن علی	فتح دروازہ	۷۲	حسام الدین	سلطان شاہی
۷۳	حبیب عمر	مغل پورہ	۷۴	عمرو	مغل پورہ
۷۵	مہتاب علی قادری	قاضی پورہ	۷۶	غلام محی الدین	بیگم بازار

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۷۷	غلام دستگیر	کوٹلی پورہ	۷۸	ولی محمد	لال دروازہ
۷۹	محمد یوسف	دبیر پورہ	۸۰	رحمان خان	چنچل گوڑہ
۸۱	برہان الدین	یاقوت پورہ	۸۲	محمد حنیف	پتھر گٹی
۸۳	عبدالرحمٰن سوداگر	سکندرآباد	۸۴	عبدالغنی سوداگر	سکندرآباد
۸۵	محمد سرور	کوٹلی گوڑہ	۸۶	غوث الدین دارو غہ تحویلات	سلطان شاہی
۸۷	شیخ ابوبکر	مسجد کلیانی	۸۸	حاجی علی دستی	فتح دروازہ
۸۹	مبارک شاہ	سکندرآباد	۹۰	عبدالرؤف	سکندرآباد
۹۱	احمد حسین	سکندرآباد	۹۲	محمد سالار	شیر گل
۹۳	حاجی علی	بازار گھانسی	۹۴	شیخ محبوب	شیر گل
۹۵	فقیر عبداللہ	علی آباد	۹۶	حاجی محمد یعقوب	سلطان شاہی
۹۷	محمد فیض الدین	بیدر	۹۸	شمس الدین مصبدار	مغل پورہ
۹۹	سید شاہ حیدر علی	پالکل	۱۰۰	بہادر علی خان	پالکل
۱۰۱	محمد یوسف	بیگم بازار	۱۰۲	صاحب حسین	لال دروازہ
۱۰۳	شیخ حسین دفعدار کوتوالی	لال دروازہ	۱۰۴	محمد حسین دفعدار	
۱۰۵	نصیر الدین	نظام آباد	۱۰۶	محمد حسین صدیقی	مدرا
۱۰۷	کمال محمد جمعدار پلٹن گوشہ محل		۱۰۸	غلام محی الدین	تکی باؤلی
۱۰۹	محمد علی	شاہ علی بنڈہ	۱۱۰	عبدالرحمٰن	رسالہ جیوش
۱۱۱	سید غوث دفعدار	شاہ علی بنڈہ	۱۱۲	شہاب الدین جمعدار	شاہ علی بنڈہ
۱۱۳	سید عباس	علی آباد	۱۱۴	محبوب علی جمعدار	چنچل گوڑہ
۱۱۵	مدار خان	پرانہ پل	۱۱۶	عبدالغفور	چار مینار
۱۱۷	شیخ مہتاب	پلکھنہ	۱۱۸	سردار خان سوار	اسٹیشن شاہ آباد
	شیخ فرید الدین	میزان پور			
۱۱۹	احمد علی	میزان پور	۱۲۰	عبدالقادر	جگی باؤلی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۱۲۱	میر فضل علی		۱۲۲	علی صاحب	قاضی پورہ
۱۲۳	غلام نبی	فتح دروازہ	۱۲۴	علی بن ناصر	بازار گھانسی
۱۲۵	حاجی عبدالمومن		۱۲۶	محمد حیات خوشنویس	
۱۲۷	فضل علی	قریہ	۱۲۸	کریم الدین	قادری چمن
۱۲۹	حاجی اسلم	فتح دروازہ	۱۳۰	سعید صاحب	کنٹھ
۱۳۱	عبدالرحیم	یاقوت پورہ	۱۳۲	محمد حسن	فیل خانہ
۱۳۳	شہاب الدین		۱۳۴	غلام محی الدین	بیگم بازار
۱۳۵	محمد قاسم	کوچہ بالکنڈ	۱۳۶	فقیر عبداللہ	علی آباد
۱۳۷	مرزا جہاندار علی بیگ	علی آباد	۱۳۸	سالم بن محمد مصطفی	بی بی بازار
۱۳۹	شیخ امام		۱۴۰	سید برہان	ملک پیٹھ
۱۴۱	سید نور جمعدار	ملک پیٹھ	۱۴۲	محمد اسماعیل	بی بی گنج
۱۴۳	محمد بن احمد دینی	کولسہ واڑی	۱۴۴	سعید بن احمد دینی	کولسہ واڑی
۱۴۵	غلام حسین	مستعد پورہ	۱۴۶	احمد حسین	مستعد پورہ
۱۴۷	داؤد	ہری باؤلی	۱۴۸	محمد یعقوب	چاوڑی سلیمان
۱۴۹	غلام رسول		۱۵۰	شیخ داؤد	کاروان
۱۵۱	عبدالرحمن		۱۵۲	سید قمر الدین	چارکمان
۱۵۳	احمد محی الدین	دارالشفاء	۱۵۴	محمد خان	فتح دروازہ
۱۵۵	شیخ سلیمان		۱۵۶	یوسف	ملک پیٹھ
۱۵۷	لطیف	ملک پیٹھ	۱۵۸	محمد خواجہ	ملک پیٹھ
۱۵۹	محمد پیران	ملک پیٹھ	۱۶۰	خیراتی	سلطان شاہی
۱۶۱	محمد حیات علی	چٹ کوپہ	۱۶۲	عمر نواز خان	اتوار چوک
۱۶۳	محمد محبوب علی	بازار گھانسی	۱۶۴	مولوی حاجی سید شاہ محمود	قاضی پورہ
۱۶۵	مولوی محمد عبدالقدیر صدیقی	ساکن پتھر گٹی	۱۶۶	مولوی سید شاہ مصطفی قادری	علی آباد

تمت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari